گلستان مذاق ...

الرضا ....

کتاب المصالحه والموافقه ..

جذبات مذاق ...

دقائق المذهب ...

حفظ المناقب من شر النواصب

شرح المفاتیح لاقفال التراویح

۵۳۶ تا ۵۴۲

--- اردو ... خانبہادر شیخ احمد حسین المعروف نواب صاحب پریانواں ... ہنومنت پریس کالاکانکر ۱۹۰۲ء ... ص ۶۷

--- اردو ... نواب صاحب پریانواں ... مطبع گلشن احمدی پرتاب گڑھ ۱۹۰۲ء ... ص ۲۳

--- اردو ... نواب صاحب پریانواں ... قومی پریس لکھنؤ ... ص ۱۰۰

--- اردو ... نواب صاحب پریانواں ... قومی پریس کانپور ۱۹۰۲ء ... ص ۲۶

--- اردو ... نواب صاحب پریانواں ... قومی پریس لکھنؤ ... ص ۴۰

--- اردو ... شیخ سراج الدین احمد ... قومی پریس لکھنؤ ... ص ۲۵۲

--- اردو ... نواب صاحب پریانواں ... ہنومنت پریس کالاکانکر ... ص ۴۹

ما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

وثائق المذہب

مطبوعہ مطبع قومی چوک لکھنو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفیٰ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اصول اور عقائد کے دقائق

کتاب التوحید

(باب ۱)

اخرج البخاری فی صحیحہ و مالک فی الموطا
عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ

صحیح بخاری اور موطائے مالک میں ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ
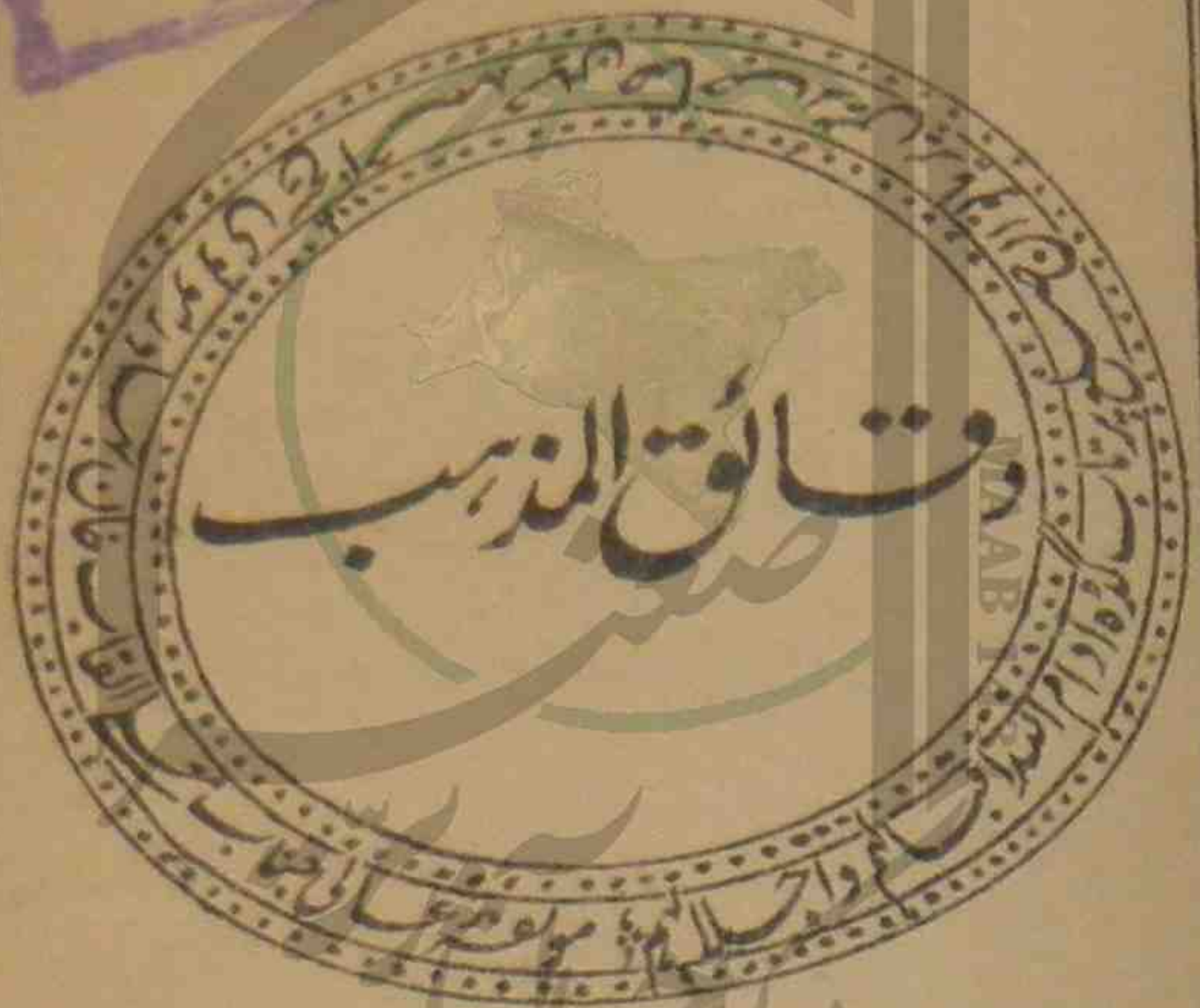
صلے الله علیہ وسلم قال ینزل ربنا تبارک
و تعالیٰ کل لیلة الی السماء الدنیا حین
یبقے ثلث اللیل الآخر فیقول من
یدعونی فاستجیب لہ من یسألنی فاعطیه
من یستغفرنی فاغفر لہ۔

صلعم نے ہر شب (جب ایک ثلث رات باقی
رہ جاتی ہے) تو جناب باری عز اسمہ آسمان
دنیا پر نزول فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ جو شخص
مجھ سے دعا کرے مین قبول کرون جو شخص کوئی
سوال کرے اوسکو عطا کرون اور جو شخص توبہ کرے
اوسکے گناہ بخشدون۔

(باب ۲)

اخرج البخاری فی صحیحه عن ابی هریرة
یقال لجهنم هل امتلأت و تقول هل
من مزید فیضع الرب تبارک و تعالیٰ قدمه
علیها فتقول قط قط۔
و اخرج الترمذی و البیهقی عن انس
بن مالک قال قال رسول الله صلے الله
علیه وسلم لا تزال جهنم تقول هل من
مزید حتی یضع فیها رب العزة قدمه

صحیح بخاری مین حضرت ابو ہریرہ سے روایت
ہے کہ جہنم سے پوچھا جائیگا کہ آیا تو دوزخیوں سے
بھر چکی تو وہ اور زیادتی چاہے گی پس اللہ تعالے
اپنا قدم اوسپر رکھہ دیگا تب وہ عرض کریگی کہ بس بس
اور ترمذی و بیہقی نے انس بن مالک سے
روایت کی ہے کہ فرمایا جناب رسول خدا صلعم
نے کہ جہنم ہل من مزید کا شور کرتی رہے گی
حتی کہ اللہ پاک اپنا قدم اوس مین رکھہ دیگا

منقول فقط قطوی عرنک ۔ پس ونخ موض کرگئی کہ بس بس قسم تیری عزت وجلال کی

(باب ۳)

اخرج البخاری فی صحیحہ عن ابی سعید رضی اللہ عنہ قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکشف ربنا عن ساقہ فیسجد لہ کل مومن ومومنۃ ویبقی من کان یسجد فی الدنیا ریاء وسمعۃ فیذھب لیسجد فیعود ظہرہ طبقا واحدا ۔

صحیح بخاری مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مین نے نبی صلعم کو یہ فرماتے ہوے سنا کہ (قیامت کے دن) خداوند تعالی اپنی پنڈلی کھول دیگا تو کل مومن اور مومنہ سجدے مین گرین گے مگر وہ لوگ باقی رہ جائینگے جو دنیا مین دکھانے اور سنانے کو سجدہ کرتے تھے ۔ جب وہ سجدے کا قصد کرینگے تو اون کی پیٹھ نہ جھک سکیگی ۔

جناب شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی تفسیر موضح القرآن مین اس دقیق مسئلے کی توضیح باین الفاظ فرماتے ہین کہ

حشر کے دن ہر امت جسکو پوجتی تھی اوسکے
ساتھ جاویگی مسلمان کھڑے رہ جاوینگے
پروردگار آویگا جس صورت مین نہ پہچانینگے

فرماویگا مین تمہارا رب ہون میرے ساتھ آؤ کہینگے
نعوذ باللہ ہمارا رب آویگا تو ہم پہچان لینگے - فرماویگا
کچھ نشان اوس کا جانتے ہو کہین گے جانتے ہین
پھر ظاہر ہوگا اونکی پہچان کے موافق اور پنڈلی کہولیگا
تو سجدہ مین گرینگے - جو بچی نیت سے سجدہ نہ کرتا تھا
اوسکی پیٹھ نہ مڑے گی اولٹا گریگا -

(باب ۴)

اخرج البیہقی فی کتاب الاسماء و الصفات
عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ
عنہما انہ سئل ہل رأی محمد صلی
اللہ علیہ وسلم ربہ قال نعم راہ کان
قدمیہ علی خضرۃ دونہ ستر
من لولوء و عن الاسود بن عامر باسنادہ
ان محمدا صلی اللہ علیہ وسلم رای ربہ
فی صورۃ شاب امرد جعد و فی روایۃ

بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات مین حضرت
عبداللہ ابن عباس سے روایت کی ہے کہ لوگون
نے اونسے دریافت کیا کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خداوند عالم کو دیکھا ہے اونہون نے کہا کہ
ہان دیکھا ہے اور اس شان سے دیکھا ہے کہ اللہ تعالی
کے دونون قدم فرش سبز پر تھے اور آگے
موتیون کا پردہ پڑا تھا -
اور اسود بن عامر سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا نے

فی صورة شاب امرد دونه
ستر من لولو و رجلیه فی خضرة
وعن قتادة عن عکرمة
عن ابن عباس رضی الله
عنهما قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم رأیت
ربی جعدا امرد علیه حلة
خضراء

حق سبحانہ وتعالی کو ایک ایسے نوجوانِ امرد
کی شکل مین دیکھا جسکے گھونگروالے بال تھے
اور دوسری روایت مین ہے کہ رسول اللہ نے
خدا کو ایک ایسے نوجوانِ بے ریش و بروت کی
شکل مین دیکھا جسکے آگے موتیونکا پردہ پڑا تھا
اور جسکے دونون پانون فرش سبز پر تھے۔
و نیز ابن عباس سے مروی ہے کہ فرمایا جناب
پیغمبر صلعم نے کہ مینے خدا کو امرد کی صورت مین
دیکھا جسکے بال گھونگروالے تھے اور وہ ایک حلہ
سبز زیب تن کیے ہوے تھا۔

حضرت ملا علی قاری شرح فقہ اکبر مین لکھتے ہین کہ

ان الامام ابی حنیفة رحمة الله علیه
قال رایت رب العزة فی المنام تسعا
وتسعین مرة ثم راه مرة اخری تمام المائة

امام ابو حنیفہ صاحب نے فرمایا ہے کہ مینے خدا کو
خواب مین ننانوے مرتبہ دیکھا۔ پھر ایکبار اور دیکھا
جس سے سیکڑا پورا ہو گیا

قال الشیخ عبد الوهاب الشعرانی
فی کتابہ طبقات الکبرے و منهم
الشیخ محمد الحضرمی رضی الله تعالی عنه
المدفون بناحیة تهیا بالغربیة
وضریحه یلوح من البعد من
کذا کذا بلدا کان من اصحاب
جدی رضی الله عنهما و کان یتکلم
بالغرائب و العجائب من دقائق
العلوم و المعارف ما دام صاحیا
فاذا قوی علیه الحال تکلم بالفاظ
لا یطیق احد سماعها فی حق الانبیاء
و غیرهم و کان یری فی کذا کذا بلدا
فی وقت واحد و اخبرنی الشیخ
ابو الفضل السرسی انه جاءهم یوم
الجمعة فسألوه الخطبة فقال بسم الله

قطب شعرانی کتاب طبقات الکبری مین لکھتے
ہین کہ منجملہ اولیاء اللہ کے شیخ محمد حضرمی رضی اللہ عنہ
ہین جنکا مدفن نہیا کے ناحیہ غربیہ مین واقع ہے
اور دور سے دکھائی دیتا ہے شیخ موصوف میرے
جد کے اصحاب سے تھے اور جب تک عالم سکو
مین رہتے دقائق علوم و معارف کی عجیب و غریب
باتین ارشاد کرتے تھے لیکن جب اونپر حال کا
غلبہ ہوتا تو وہ انبیا و غیرہم علیہم السلام کے حق مین
ایسے کلام کرنے لگتے جسکے سننے کی کسی شخص کو تاب
نہ ہوتی تھی۔ اور ایک ہی وقت مین لوگون نے
اونہین مختلف شہرون کے اندر دیکھا۔ شیخ ابوالفضل
سرسی ناقل ہین کہ ایکبار جمعہ کو حضرت موصوف
تشریف لائے تو لوگون نے اونسے خطبہ پڑھنے کی
استدعا کی۔ حضرت موصوف بسم اللہ کہہ کر منبر
پر تشریف لیگئے اور خدا کی حمد و ثنا کرکے فرمایا

فطلع المنبر فحمد الله واثنی علیه ومجده ثم قال واشهد ان لا الہ لکم الا ابلیس علیه الصلوٰة والسلام فقال الناس کفر - فسل السیف ونزل فهرب الناس کلهم من الجامع فجلس عند المنبر الی اذان العصر وما تجرأ احد ان یدخل الجامع

کہ اشهد ان لا الہ لکم الا ابلیس علیه الصلوٰة والسلام یعنی مین گواہی دیتا ہون کہ تمہارا کوئی معبود نہین ہے سوا ابلیس علیہ الصلوٰة والسلام کے - لوگون نے کہا کہ یہ شخص کافر ہوگیا - پس جناب شیخ تلوار گھسیٹ کر منبر سے اتر آئے اور سب لوگ مسجد سے بھاگ نکلے پھر جناب شیخ اذان عصر کے قریب تک منبر کے پاس بیٹھے رہے اور کسی کو جرات نہ ہوئی کہ مسجد مین جاے

کتاب النبوة

(باب عصمت)

قال العلامة بحر العلوم اللکھنوی فی شرح مسلم الثبوت لا تصغ الی قول من یقول ان الانبیاء کیف یخطئون فی احکام الله فان هذا القول قد

جو شخص یہ کہے کہ بھلا انبیا سے احکام خدا مین کیونکر خطا ہو سکتی ہے تو تم نہ سنو کیونکہ یہ قول شیاطین اہل بدعت کا ہے جیسے روافض وغیرہم - کیا تم نہین دیکھتے کہ اہل سنت وجماعت کا گروہ اہل حق

صدر من شیاطین اهل البدع
کالروافض وغیرهم الم تر اهل
الحق من اهل السنة والجماعة
القامعین للبدعة کثرهم الله تعالی
یجوزون علی الانبیاء الخطاء

جو بدعت کا مٹانے والا ہے جمیع انبیا
سے صدور خطا کو جائز سمجھتا ہے۔

اخرج ابن ابی حاتم والطبری
وابن المنذر من طرق عن
شعبة عن ابی بشر عنه قال
قرأ رسول الله صلی الله علیه وسلم
بمکة والنجم فلما بلغ افرایتم اللات
والعزی ومناة الثالثة الاخری
القی الشیطان علی لسانه تلک الغرانیق
العلی وان شفاعتهن لترتجی
فقال المشرکون ما ذکر الهتنا

ابن ابی حاتم اور طبری اور ابن المنذر نے
بچند طرق روایت کی ہے کہ رسول خدا نے
مکہ معظمہ میں نماز پڑہائی اور نماز میں سورہ والنجم
کی قرأت فرمائی جب اس آیت پر پہونچے "
افرایتم اللات والعزی ومناة
الثالثة الاخری" تو شیطان نے آنحضرت کی
زبان پر یہ الفاظ ڈالدیے کہ تلک الغرانیق
العلی وان شفاعتهن لترتجی یعنے
لات اور عزی اور منات عظیم الشان بت ہیں

بخير قبل اليوم فسجد وسجدوا ۔

اور انکی شفاعت کی امید کیجاتی ہے یہ سنکر مشرکین قریش کہنے لگے کہ آج سے پہلے کبھی انہون نے ہمارے بتونکی تعریف نہین کی تھی ۔ پس جب آنحضرت نے سجدہ کیا تو مشرکین بھی سجدے مین گر پڑے ۔

(باب فضائل انبیا)

اخرج مسلم عن ابی هريرة
قال قال رسول الله صلعم جاء
ملك الموت الى موسى عليه السلام
فقال له اجب ربك قال فلطم موسى
عليه السلام عين ملك الموت
ففقاها قال فرجع الملك
الى الله تعالى فقال انك ارسلتني
الى عبد لك لا يريد الموت وقد
فقأ عيني فرد الله اليه عينه
(الحديث)

صحیح مسلم مین ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا جناب
رسول خدا نے کہ موسی علیہ السلام کے پاس ملک الموت
آئے اور کہا کہ اپنے رب کے حکم کو قبول کرو (یعنی
موت پر راضی ہو) یہ سنکر حضرت موسی نے ملک الموت
کی آنکھ پر ایسا تپانچہ مارا کہ آنکھ پھوٹ گئی ۔ ملک الموت
نے واپس جاکر خدا سے عرض کیا کہ اے پروردگار
تو نے مجھے اپنے ایسے بندے کی جانب بھیجا
جو مرنا نہین چاہتا اور اوسنے میری آنکھ پھوڑ
ڈالی پس اللہ تعالی نے ملک الموت کو پھر
آنکھ عطا فرمائی ۔ (الحدیث)

(باب معراج)

اخرج ابن اسحق و ابن جرير عن عائشة رضی الله عنها قالت ما فقد جسد رسول الله صلی الله علیه وسلم ولکن الله اسری بروحه

حافظ ابن اسحق نے سیرت مین اور ابن جریر نے تفسیر مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ فرمایا ام المومنین نے کہ جناب رسول خدا کو معراج جسمانی نہین ہوئی بلکہ روحی معراج ہوئی ہے ۔

(باب معجزات)

جناب شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کتاب تفہیمات الٰہیہ مین فرماتے ہین کہ

ولم یذکر الله سبحانه شیئاً من المعجزات فی کتابه ولم یشر الیها قط

اللہ تعالے نے قرآن مجید مین مطلقاً کسی معجزے کا ذکر نہین فرمایا اور ہرگز اوسکی جانب کہین اشارہ نہین کیا

اور نیز حضرت شاہ صاحب ممدوح اوسی کتاب مین ارشاد کرتے ہین کہ

اما شق القمر فعندنا لیس من المعجزات انما هو من آیات القیامة لما قال تعالی اقتربت الساعة و انشق القمر - و لکنه صلی الله علیه وسلم اخبر عنه قبل وجوده فکان معجزة من هذا السبیل -

شق القمر ہمارے نزدیک معجزات سے نہین ہے بلکہ قیامت کی نشانیون مین سے ایک نشانی ہے جیسا کہ خداوند تعالے فرماتا ہے کہ قریب ہوئی قیامت اور شق ہوگیا چاند - مگر ہان رسول اللہ صلعم نے اس واقعے کی خبر قبل وقوع دی ہے لہذا پیشگوئی کی حیثیت سے البتہ ایک معجزہ ہو سکتا ہے ۔

فروع اور شرائع کے دقائق

کتاب الطہارۃ

(باب وضوء)

اخرج ابن جریر وابن ابی شیبة وغیرهما عن موسی بن انس قال خطب الحجاج فقال اغسلوا وجوهكم وایدیكم وارجلكم ظهورهما وبطونهما وعراقیبهما فان ذالك ادنی الی خبثكم قال انس صدق الله وكذب الحجاج قال الله وامسحوا برؤسكم وارجلكم الی الكعبین ـ واخرج عبد الرزاق وابن ابی شیبة عن ابن عباس قال

ابن جریر اور ابن ابی شیبہ وغیرہما نے موسی بن انس سے روایت کی ہے کہ حجاج نے خطبہ پڑہا اور کہا کہ تم لوگ وضو مین اپنے منہ اور ہاتھون کو اور دونون پانون کو اوپر نیچے مع عراقیب کے دہویا کرو کیونکہ پانون خباثت سے قریب تر ہوتے ہین یہ سنکر انس کہنے لگے کہ سچ فرمایا اللہ تعالی نے اور جھوٹ بولا حجاج - (دیکہو کہ) خداوند تعالی فرماتا ہے کہ مسح کرو تم اپنے سرونکو اور دونون پانون کو ٹخنون تک

اور عبد الرزاق و ابن ابی شیبہ نے عبد اللہ بن عباس سے روایت کیا ہے کہ مین کتاب خدا مین

ابی الناس الا الغسل ولا احد فی کتاب الله الا المسح ۔

سوا مسح پا کے اور کوئی حکم نہین پاتا لیکن لوگون نے اوس حکم سے انکار کر دیا اور پانون دہونے لگے ۔

(باب تیمم)

اخرج النسائی عن عبد الرحمن بن ابزی ان رجلا اتی عمر فقال انی اجنبت فلم اجد الماء قال عمر لا تصل (و فی روایۃ اتاہ رجل فقال یا امیر المومنین ربما نمکث الشہر والشہرین ولا نجد الماء فقال عمر اما انا اذا لم اجد الماء لم اکن لاصلی حتی اجد الماء) فقال عمار بن یاسر یا امیر المومنین اما تذکر اذ انا و انت فی سریۃ

نسائی نے عبد الرحمن ابن ابزی سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمر کی خدمت مین حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے نہانے کی حاجت ہوئی لیکن پانی نہ ملا حضرت عمر نے فرمایا کہ نماز نہ پڑہ (اور دوسری روایت مین ہے کہ ایک شخص حضرت عمر کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے امیر المومنین کبھی ایک ایک اور دو دو مہینے تک پانی نہین ملتا۔ آپنے فرمایا کہ مجھے پانی نہ ملے تو ہرگز نماز نہ پڑہون جب تک کہ پانی نہ پاون) یہ سنکر عمار بن یاسر کہنے لگے کہ اے امیر المومنین شاید تم کو یاد نہین رہا ہم تم ایک لشکر مین تھے وہان نہانے

فاجنبنا فلم نجد الماء فاما انت فلم تصل و اما انا فتمعکت فی التراب فصلیت فاتینا النبی صلی اللہ علیہ و سلم فذکرنا ذلک لہ فقال انما کان یکفیک فضرب النبی صلی اللہ علیہ و سلم بیدیہ الی الارض ثم نفخ فیہما ثم مسح بہما وجہہ و کفیہ فقال عمر نولیک ما تولیت

کی ضرورت ہوئی تو تم نے نماز نہ پڑہی اور میں نے مٹی میں لوٹکر نماز پڑہ لی تہی۔ پہر ہم تم رسول اللہ کے حضور میں آئے اور اسکا ذکر کیا تو آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ مٹی میں لوٹنا کیا ضرور فقط ہاتھ زمین پر مارکر منہ اور ہاتھوں پر مسح کر لینا کافی ہے (چنانچہ آنحضرت نے خود تیمم کرکے بتا دیا) پس جب عمار یہ سب کہہ چکے تو حضرت عمر فرمانے لگے کہ جو تم نے بیان کیا اسکو ہم تمہارے ہی سپرد کرتے ہیں یعنی اس پر تم ہی عمل کرو۔

شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی شرح مشکوۃ کے اسی باب میں لکھتے ہیں کہ

و این مذہب مشہور است از عمرؓ و ابن مسعودؓ نیز ہموافق اوست و میان ابن مسعود و ابی موسی بر سر این مناظرہ رفتہ کہ جنب را تیمم ہست یا نہ و ابن مسعود ازان رجوع نمودہ۔

روی عن عمرؓ و عبد اللہ بن عبد اللہ بن ع عنہما انہم کانوا التیمم للجنب

و فی الفتاوی العالمگیریۃ قال ابو حنیفۃ یتوضأ بالنبیذ ولا یتیمم بالصعید

اور فتاوی عالمگیری میں ہے کہ اگر پانی نہ ملے تو نبیذ سے وضو کر لے تیمم نہ کرے

(باب مسائل متعلقہ کتاب الطہارۃ)

فی الدر المختار المصحف اذا صار بحال لا یقرأ فیہ یدفن کالمسلم و یمنع الکافر من مسہ و جوزہ محمد اذا اغتسل ـ

درمختار میں ہے کہ قرآن مجید اگر اس حال میں ہو جاے کہ تلاوت کے قابل نہ ہے تو اوسکو مثل مسلم کے دفن کر دینا چاہیئے اور کافر کو اوسکے چھونے کی ممانعت ہے مگر امام محمد نے کافر کو قرآن کا چھونا جائز رکھا ہے بشرطیکہ اوسنے غسل کر ڈالا ہو ـ

و فیہ لیس الکلب بنجس العین عند الامام و علیہ الفتوی و ان رجح بعضہ النجاسۃ کما بسط ابن الشحنۃ فیباع و یوجر و یضمن و یتخذ جلدہ مصلی و دلوا و لو

اور نیز درمختار میں ہے کہ امام اعظم صاحب کے نزدیک کتا نجس العین نہیں ہے اور گو کہ بعض نے کتے کی نجاست عینیہ کو ترجیح دی ہے جیسا کہ ابن شحنہ نے مفصل ذکر کیا ہے مگر فتوی امام اعظم ہی کے قول پر ہے پس کتے کا بیچنا اور اوسکا اجارہ اور ضمانت میں دینا جائز ہے اور اسیطرح اوسکے چمڑے کی جانماز اور ڈول بنانا جائز ہے و نیز اگر کتا کنوئیں سے زندہ برآمد ہو

اخرج حيا ولم يصب فمه الماء لا يفسد الماء البئر ولا الثوب بانتقاضه ولا بعضه مما لم يدر ريقه ولا الصلوة حامله ولو كبيرا۔	اور اوسکا منہ پانی تک نہ پہونچا ہو تو کنوئین کا پانی نجس نہوگا اور نہ وہ کپڑا نجس ہوگا جسپر اوسکی چھینٹین پڑین اور نہ کتے کے منہ مین سے بعضے کوئی چیز نجس ہوتی ہے بشرطیکہ اوسکا لعاب دہن اوس چیز مین نہ لگا ہو اور اگر کوئی شخص کتے کو لاد کر نماز پڑھے تو نماز فاسد نہوگی چاہے کتا بڑا الگ ہی کیون نہو۔

کتاب الصلوة

(باب اذان)

فی المشکوة عن ابن عمر رضی الله عنهما قال کان الاذان علی عهد رسول الله صلعم مرتین مرتین والاقامة مرة مرة غیر انه کان یقول قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة (اخرجه ابو داود والنسائی والدارمی)۔	مشکوة مین ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم کے زمانہ مین اذان کے جملے دو دو بار کہے جاتے تھے اور اقامت کے ایک ایک بار ہوا قد قامت الصلوة قد قامت الصلوة کے روایت کیا اس حدیث کو ابو داود اور نسائی اور دارمی نے۔

و فی المشکوٰۃ عن مالک بلغہ ان المؤذن جاء عمر یؤذنہ لصلوٰۃ الصبح فوجدہ نائما فقال الصلوٰۃ خیر من النوم فامرہ عمر ان یجعلھا فی نداء الصبح رواہ فی الموطاء۔

و نیز مشکوٰۃ میں امام مالک سے مروی ہے کہ اونکو یہ بات تحقیق ہوئی کہ موذن حضرت عمر کے پاس نماز صبح کی اطلاع کو آیا تو اونکو سوتا ہوا دیکھ کر کہنے لگا الصلوٰۃ خیر من النوم۔ پس حضرت عمر نے موذن کو حکم دیا کہ اس کلمے کو اذان صبح میں داخل کرے (روایت کیا اس حدیث کو موطا میں)۔

و اخرج الدار قطنی و البیھقی عن ابن عمر ان عمر قال لموذنہ اذا بلغت حی علی الفلاح فی الفجر فقل الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم۔

اور دار قطنی و بیہقی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے اپنے موذن کو حکم دیا کہ جب تو نماز صبح کی اذان میں حی علی الفلاح تک پہونچے تو اوسکے بعد کہا کر الصلوٰۃ خیر من النوم الصلوٰۃ خیر من النوم۔

و فی الجامع الصغیر لمحمد بن الحسن الشیبانی قال ابو یوسف لا اری باسا ان یقول المؤذن

اور جامع صغیر امام محمد میں ہے کہ فرمایا امام ابو یوسف نے اگر موذن اذان میں کہے کہ السلام علیک ایھا الامیر

السلام علیک ایها الامیر
ورحمة الله وبرکاته حي
علی الصلوة حي علی الفلاح الصلوة
يرحمك الله - قال الزرقاني في
شرح الموطاء اول من فعله معاوية و
قال ابن عبد البر اول من فعل ذالك
معاوية امر المؤذن ان يشعره و
يناديه فيقول السلام علی امير المؤمنين
الصلوة يرحمك الله وقيل اول من
فعله المغيرة بن شعبة والاول اصح -

ورحمة الله وبرکاته
حي علی الصلوة حي علی الفلاح الصلوة
يرحمك الله تو کچھ حرج نہین ہے - زرقانی شرح
موطا مین لکھتے ہین کہ جسنے اذان مین سب سے پہلے
ایسا عمل کیا وہ معاویہ ہین اور ابن عبد البر نے بھی
کہا ہے کہ اول معاویہ ہی نے ایسا کیا یعنی موذن کو حکم دیا
کہ ہماری آگاہی کے لیے اذان مین کہا کرے السلام
علی امیر المومنین الصلوة یرحمک اللہ - اور بعض کا قول
ہے کہ پہلے ایسا مغیرہ بن شعبہ نے کیا لیکن قول اول
صحیح تر ہے کہ معاویہ اسکے بانی ہوے -

(باب تکبیر)

قال الامام السیوطی اول من خفض
صوته بالتکبیر عثمان رضی الله عنه
وفي الفتاوی العالمگیریة لو کبر
بالفارسية جاز -

علامہ سیوطی کتاب الاوائل مین لکھتے ہین کہ
ابتداءً جسنے تکبیر کو آہستہ کہا عثمان رضی اللہ عنہ
ہین اور فتاوی عالمگیری مین ہے کہ اگر کسی نے
فارسی مین تکبیر کہی تو جائز ہے -

(باب قرأت)

فی الهدایة فان افتتح الصلوة بالفارسیة او قرأ فیها بالفارسیة او ذبح او سمی بالفارسیة وهو یحسن العربیة اجزاه

ہدایہ میں ہے کہ اگر کسینے فارسی میں افتتاح نماز کیا یا نماز میں آیات قرآنیہ کا ترجمہ فارسی میں پڑھا یا ذبح کیا اور کلمات ذبح فارسی میں کہے تو اوسکے لیے کفایت کرتا ہے اگرچہ وہ عربی اچھی طرح جانتا ہو۔

(باب قنوت)

قال العلامة السیوطی فی کتاب الاوائل اول من ترک القنوت فی صلوة الفجر معاویة رضی الله و اخرج البخاری عن عاصم قال سألت انس بن مالک عن القنوت فقال قد کان القنوت قلت قبل الرکوع او بعده قال قبله قال فان فلانا اخبرنی عنک انک قلت بعد الرکوع فقال کذب

علامہ سیوطی کتاب الاوائل میں لکھتے ہیں کہ اولاً جسنے نماز صبح میں قنوت پڑھنا ترک کیا معاویہ رضی اللہ عنہ بن صحیح بخاری میں عاصم سے مروی ہے کہ مینے انس بن مالک سے قنوت کے متعلق سوال کیا تو اونہوں نے کہا کہ بیشک نماز میں قنوت ہے مینے پوچھا کہ رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد انس نے کہا کہ رکوع سے پہلے مینے کہا کہ فلان شخص نے تو مجھ سے بیان کیا ہے کہ تم کہتے ہو قنوت بعد الرکوع ہے۔ انس نے کہا کہ جسنے تم کو یہ خبر دی ہے وہ جھوٹ بولا۔ اصل یہ ہے

انما قنت رسول الله صلی الله علیه وسلم بعد الرکوع شهراً الحدیث

کہ رسول اللہ صلعم نے قنوت کو بعد رکوع کے صرف چند مہینے پڑھا ہے ۔

(باب نماز سفر)

اخرج احمد فی المسند عن ابن عمر قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فکان یصلی صلوٰة السفر یعنی رکعتین ومع ابی بکر وعمر وعثمان ست سنین من امارته ثم صلی اربعا

امام احمد نے مسند میں ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ کے ساتھ سفر میں گئے تو آنحضرت کے ساتھ نماز کو قصر کیا یعنی دو ہی رکعتیں پڑھیں اور اسی طرح حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے ساتھ اور چھ برس تک حضرت عثمان کے ساتھ بھی سفر میں نماز کو قصر کرتے رہے لیکن پھر حضرت عثمان نے قصر موقوف کر دیا اور پوری چار رکعتیں پڑھنے لگے ۔

وفی المشکوٰة عن ابن عمر رضی الله عنهما قال صلی رسول الله صلی الله بنا بمنیٰ رکعتین وابی بکر بعده وعمر بعده وعثمان صدرا من

اور مشکوٰة میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ہم سب کو بمقام منیٰ دو رکعت نماز پڑھائی اور بعد آنحضرت کے حضرت ابوبکر نے بھی دو ہی رکعت پڑھائی اونکے بعد حضرت عمر نے بھی دو ہی رکعت پڑھائی اونکے بعد پھر تو حضرت عثمان نے بھی اپنے ابتدا زمانہ خلافت

خلافته ثم ان عثمان صلى بعد اربعا فكان ابن عمر اذا صلى مع الامام صلى اربعا واذا صلى وحده صلى ركعتين (متفق عليه)۔

مین دو ہی رکعت پڑہائی لیکن پھر چار رکعت پڑہین پس ابن عمر کا معمول تہا کہ امام کے ساتھ پڑہتے تو (مجبوراً) چار رکعت پڑہتے اور تنہا پڑہتے تو دو ہی رکعت پڑہتے تہے۔ (یہ حدیث متفق علیہ ہے)

(باب نماز جنازہ)

اخرج عبد الرزاق عن میمون بن مھران انه شھد ابن عمر صلى على ولد الزنا فقيل له ان ابا ھریرۃ لم یصل علیه و قال ھو شر الثلثة فقال له ابن عمر ھو خير الثلثة۔ (كنز العمال)۔

عبد الرزاق نے میمون بن مہران سے روایت کی ہے کہ اوسکی موجودگی مین عبد اللہ بن عمر نے ولد الزنا کے جنازے کی نماز پڑہی تو اونسے کہا گیا کہ ابوہریرہ نے اسکی نماز نہین پڑہی اور کہا کہ یہ شخص شر الثلثۃ ہے عبد اللہ بن عمر نے فرمایا کہ نہین بلکہ یہ شخص خیر الثلثۃ ہے۔ (کنز العمال)۔

كتاب الصوم

اخرج مالك فی الموطا عن حميد بن عبد الرحمن ان عمر بن الخطاب

امام مالک نے موطا مین حمید بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر اور حضرت عثمان ماہ

وعثمان بن عفان كان يصليان المغرب حين ينظران الى الليل الاسود قبل ان يفطرا ثم يفطران بعد الصلوة وذالك فى رمضان	رمضان میں جب رات کی سیاہی دیکھ لیتے تو نماز مغرب پڑھتے تھے اور نماز مغرب پڑھ کر روزہ افطار کرتے تھے۔

(مسئلہ)

فى فتاوى القاضى خان ان اولج بهيمة او ميتة ولم ينزل لا يفسد صومه ولا يلزم الغسل۔	فتاوی قاضی خان میں ہے کہ اگر کوئی روزہ دار کسی جانور یا مردے کے ساتھ جماع کرے مگر انزال نہو تو نہ روزہ باطل ہوتا ہے نہ غسل واجب ہوتا ہے۔

کتاب الحج

(باب ۱)

اخرج ابى داود الطيالسى والبخارى عن مروان بن الحكم قال شهدت عثمان وعليا بين مكة والمدينة وعثمان ينهى عن المتعة وان يجمع بينهما	ابوداود طیالسی اور بخاری نے مروان بن الحکم سے روایت کیا ہے کہ اوسنے عثمان اور علی کو مابین مکہ و مدینہ دیکھا حضرت عثمان متعۃ الحج یعنی حج وعمرہ کو باہم جمع کرنے سے منع کر رہے تھے یہ دیکھ کر حضرت علی نے حج اور عمرہ

فلما رأى ذلك علي اهل بهما جميعا فقال لبيك بعمرة وحجة معا فقال عثمان تراني انهى الناس عن شيء وانت تفعله قال ما كنت لادع سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم بقول احد من الناس۔

دونون کے ساتھ تہلیل ادا کی اور کہا لبیک بعمرۃ وحجۃ معا۔ پس حضرت عثمان نے حضرت علی سے کہا کہ مین جس چیز کو منع کرتا ہون تم وہی کرتے ہو حضرت علی نے کہا کہ مین کسی کے کہنے سے سنت رسول اللہ کو نہ چھوڑونگا۔

واخرج البخاري عن سعيد بن المسيب قال اختلف علي وعثمان رضي الله عنهما وهما بعسفان في المتعة فقال علي ما تريد ان تنهى عن امر فعله النبي صلى الله عليه وسلم فلما رأى ذلك علي اهل بهما جميعا۔

اور بخاری نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہے کہ بمقام عسفان علی اور عثمان رضی اللہ عنہما کے مابین دربارہ متعۃ الحج اختلاف واقع ہوا۔ حضرت علی نے حضرت عثمان سے کہا کیا تمہارا یہ ارادہ ہے کہ جس فعل کو رسول اللہ نے کیا ہے اوس سے باز رکھو۔ پس حضرت علی نے عمرہ اور حج دونون کے ساتھ تہلیل ادا کی

واخرج مالك في الموطا عن محمد بن عبد الله بن الحارث بن نوفل

موطا سے امام مالک میں محمد بن عبد اللہ بن الحارث سے مروی ہے کہ اونہون نے سعد بن ابی وقاص اور

بن عبد المطلب انه سمع سعد بن ابی
وقاص والضحاک بن قیس عام حج
معاویة بن ابی سفیان وهما یذکران
التمتع بالعمرة الی الحج فقال الضحاک
بن قیس لا یصنع ذالک الا من جهل
امر الله فقال سعد بئس ما قلت
یا ابن اخی فقال الضحاک فان عمر بن الخطاب
قد نهی عن ذالک فقال سعد قد صنعها رسول الله صلعم
وصنعناها معه۔

ضحاک بن قیس کو (جس سال معاویہ بن ابی
سفیان نے حج کیا ہے) یوں مکالمہ کرتے ہوئے
سنا کہ ضحاک نے کہا تمتع وہی کرے گا جو حکم خدا
سے جاہل ہو سعد بن ابی وقاص بولے کہ اے
بھتیجے تم نے بری بات کہی ضحاک نے کہا کہ عمر
بن الخطاب نے تو تمتع سے ممانعت کی ہے سعد
کہنے لگے کہ رسول اللہ نے تمتع فرمایا اور ہم سب نے
بھی آنحضرت کے ساتھ تمتع کیا

(باب ۲)

اخرج ابن جریر عن الحسن ان عمر
بن الخطاب لم یکن یری باسا بلحم الصید
للمحرم وکرهه علی بن ابی طالب وعن
عبد الله بن حارث بن نوفل قال
حج عثمان بن عفان وحج علی معه

ابن جریر نے حسن سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر
بن خطاب کے نزدیک اوس شخص کو جو احرام سے ہو
شکار کا گوشت کھانا مضائقہ نہیں رکھتا تھا اور حضرت
علی اوس سے کراہت کرتے تھے اور عبد اللہ بن حارث
بن نوفل سے مروی ہے کہ حج کیا حضرت عثمان

فاتی عثمان بلحم صید صادہ
حلال فاکلہ منہ و لم
یاکل علی فقال عثمان
واللہ ما صدنا ولا امرنا
فقال علی وحرام علیکم صید
البر مادمتم حرما (کنز العمال)

بن عفان نے اور حضرت علی بھی شریک حج تھے۔ پس حضرت
عثمان کے پاس شخص غیر محرم کا شکار کیا ہوا گوشت لایا گیا
تو اونہوں نے تناول فرمایا مگر حضرت علی نے نہ کھایا حضرت
عثمان نے کہا کہ بخدا نہ ہم نے شکار کیا ہے اور نہ حکم دیا ہے
(پھر نہ کھانے کی کیا وجہ) اسپر حضرت علی نے یہ آیت پڑہی
وحرام علیکم صید البر ما دمتم حرما جسکے معنی یہ ہین کہ
جب تک تم احرام مین رہو تم کو شکار بری کا گوشت حرام ہے
(کنز العمال)

کتاب الزکوۃ

قال الغزالی فی احیاء العلوم حکی
ان ابایوسف القاضی کان یھب
مالہ لزوجتہ آخر الحول ویستوھب
مالھا اسقاطا للزکوۃ۔

امام غزالی احیاء العلوم مین لکھتے ہین کہ قاضی ابو
یوسف زکوۃ ساقط ہونے کے لیے آخر سال مین اپنا مال
اپنی بی بی کو ھبہ کر دیتے تھے اور پھر اونسے اونکا مال اپنے
نام ہبہ کرا لیتے۔

کتاب الخمس

اخرج ابو داود عن ابن شہاب

ابو داود نے ابن شہاب سے اور اونہون نے

قال حدثنا یزید بن ھرمز ان نجدۃ الحروری حین حج فی فتنۃ ابن الزبیر ارسل الی ابن عباس یسالہ عن سہم ذی القربی و یقول لمن تراہ قال ابن عباس لقربی رسول اللہ صلعم قسمہ لھم رسول اللہ صلعم و قد کان عمر عرض علینا من ذالک عرضا رأیناہ دون حقنا فرددناہ علیہ و ابینا ان نقبلہ — و فی کتاب الخراج للقاضی ابی یوسف عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنھما انہ قال عرض علینا عمر بن الخطاب ان نزوج من الخمس ایمنا و نقضی منہ عن مغرمنا فابینا الا ان یسلمہ لنا و ابی ذالک علینا — و عن عطاء بن السائب ان عمر بن عبد العزیز بعث بسہم الرسول و سہم ذوی القربی الی بنی ہاشم —

یزید بن ہرمز سے روایت کی ہے کہ فتنہ ابن زبیر کے زمانے مین نجدہ خارجی نے حج کیا تو حضرت ابن عباس سے دریافت کرایا کہ سہم ذوی القربی کسکا حق ہے ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ کے قرابتدارونکا حق ہے اورا ونہین کو رسول اللہ نے دیا تھا حضرت عمر نے اوسمین سے ہمین کچھ دینا چاہا لیکن چونکہ وہ ہمارے حق سے کم تھا اسلیے ہم نے اوسے لوٹا دیا اور قبول نہین کیا ۔

اور قاضی ابو یوسف نے کتاب الخراج مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی ہے کہ فرمایا ابن عباس نے کہ حضرت عمر نے ہم پر یہ بات پیش کی کہ ہم رقم خمس سے اپنے بیوہ عورتون کے نکاح اور ادا قرض ہی کے لیے لین لیکن ان قیود سے ہم نے انکار کیا اور چاہا کہ خمس کی رقم بلا کسی شرط کے ہم کو ملے حضرت عمر نے اسکو منظور نہ کیا ۔ اور عطاء بن السائب سے روایت کی گئی ہے کہ خلیفہ عمر بن عبد العزیز نے سہم رسول اور سہم ذوی القربی بنی ہاشم کے پاس بھیجدیا ۔

کتاب الجہاد

(باب وجوب جہاد)

فی شرح الفقہ الاکبر للملا علی القاری صلوا علی کل بر و فاجر وجاھدوا مع کل بر و فاجر۔	شرح فقہ اکبر ملا علی قاری میں ہے کہ پڑھو نماز جنازہ ہر بر و فاجر کی اور جہاد کرو ساتھ ہر بر و فاجر کے۔

(باب بیع امہات اولاد)

اخرج ابو داود فی السنن عن جابر بن عبد اللہ قال بعنا امہات الاولاد علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر فلما کان عمر نہانا عنہ فانتہینا۔	ابو داود نے سنن میں جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور حضرت ابو بکر کے عہد میں اولاد والی کنیزوں کو فروخت کیا لیکن جب حضرت عمر کا دور ہوا تو اونہوں نے ممانعت کر دی پس ہم باز رہے۔

کتاب النکاح

(باب متعہ)

قال الذہبی فی تذکرۃ الحفاظ کان ابن جریج یری المتعۃ تزوج ستین امرأۃ۔	علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں ذکر کیا ہے کہ امام ابن جریج متعہ کو حلال اور مباح جانتے تھے اور خود اونہوں نے ساٹھ عورتوں سے [illegible]

وقال العینی فی شرح البخاری حکی ابو عمر عن الخلاف القدیم فیه فقال واما الصحابة فانهم اختلفوا فی نکاح المتعة فذهب ابن عباس الی اجازتها وتحلیلها لاخلاف عنه فی ذالک وعلیه اکثر اصحابه منهم عطاء بن ابی رباح وسعید بن جبیر وطاوس - قال وروی ایضاً تحلیلها واجازتها عن ابی سعید الخدری وجابر بن عبد الله قالا تمتعنا الی نصف من خلافة عمر رضی الله عنه۔

اور عینی شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں کہ ابو عمرو ابن عبد البر نے مسئلہ متعہ کا اختلاف قدیم ذکر کرکے کہا ہے کہ صحابہ میں بھی یہ اختلاف موجود تھا چنانچہ عبد اللہ بن عباس متعہ کے جائز اور مباح ہونے کے قائل تھے اور اسکے خلاف اونسے ثابت نہیں ہے اور اسی قولِ جوازِ متعہ پر اونکے اکثر اصحاب تھے جیسے عطاء بن ابی رباح اور سعید بن جبیر اور طاوس اور اسی طرح ابو سعید خدری اور جابر بن عبد اللہ انصاری بھی جواز متعہ کے قائل تھے اور کہتے تھے کہ ہم لوگ حضرت عمر کے نصف زمانہ خلافت تک متعہ کرتے رہے۔

واخرج مالک فی الموطاء عن عروة بن الزبیر ان خولة بنت حکیم دخلت علی عمر بن الخطاب فقالت ان ربیعة بن امیة استمتع بامرأة مولدة فحملت منه فخرج عمر بن الخطاب فزعا یجر رداءه

اور امام مالک نے موطا میں عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے کہ خولہ بنت حکیم عمر کے پاس آئیں اور کہا کہ ربیعہ بن امیہ نے ایک مولدہ سے متعہ کیا ہے اور وہ اسکو حمل رہگیا ہے یہ سنکر حضرت عمر گھبرائے ہوے اور ردا گھسیٹتے ہوے نکلے اور فرمایا کہ یہ متعہ ہے اگر اسکی ممانعت میں پہلے سے کرچکا ہوتا تو بیشک سنگسار کرتا۔

فقال هذه المتعتين لو كنت تقدمت فيها
لرجمت ۔ و آخرج الطحاوی عن عمرؓ قال
متعتان كانتا علی عهد رسول الله صلی الله
عليه وسلم انهی عنهما و اعاقب عليهما
متعة النساء و متعة الحج ۔ واخرج مسلم
عن ابی الزبیر قال سمعت جابر بن
عبد الله يقول كنا نستمتع بالقبضة من
التمر و الدقيق الايام علی عهد رسول الله
صلی الله عليه وسلم و ابی بكر حتی نهی عنه عمر فی
شان عمرو بن حريث ۔ واخرج الطحاوی عن ابن
عباس قال ما كانت المتعة الا رحمة رحم الله بها
هذه الامة ولولا نهی عمر بن الخطاب ما زنی الا شقی ۔

اور طحاوی نے حضرت عمر سے روایت کی ہے کہ اونھون نے کہا کہ دو متعے
(یعنی متعة النکاح اور متعة الحج) جو عہد رسول اللہ صلعم
مین تھے مین اونکی ممانعت کرتا ہون اور متعہ پر عمل کرنیوالون کو
عقاب کرونگا ۔ اور صحیح مسلم مین ابو الزبیر سے روایت
ہے کہ مین نے جابر بن عبد اللہ انصاری کو یہ کہتے ہوے
سنا ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ اور حضرت ابوبکر کے
عہد مین ایک مٹھی خرما او ستو کے مہر پر متعہ کرتے تھے
تا اینکہ عمرو بن حریث کے معاملے مین حضرت عمر نے متعہ
کی ممانعت کردی اور طحاوی نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ متعہ نہ تھا
مگر ایک رحمت ۔ رحم فرمایا تھا اللہ نے اوسکے ذریعے سے
اس امت پر اور اگر عمر بن الخطاب اوسکی ممانعت نہ کرتے
تو کوئی شخص زنا مین مبتلا نہ ہوتا بجز بدبخت اور شقی کے

(باب طلاق)

اخرج مسلم عن ابن عباس قال كان الطلاق فی
علی عهد رسول الله صلی الله عليه وسلم و

صحیح مسلم مین عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے عہد مین

ابی بکر و سنتین من خلافۃ عمر طلاق الثلاث واحدۃ فقال عمر بن الخطاب ان الناس قد استعجلوا فی امر کانت لہم فیہ اناۃ فلو امضیناہ علیہم فامضاہ علیہم۔	اور دو سال حضرت عمر کے شروع زمانہ مین جلسہ واحدہ کے تین طلاق ایک طلاق کا حکم رکھتے تھے (جس طلاق دینے والا پر رجوع کر سکتا تھا) پس حضرت عمر نے لوگونکو طالب عجلت پاکر (اونکی خواہش کے موافق) اجازت دیدی اور قاعدہ جاری کردیا کہ جلسہ واحدہ کے تین طلاق بھی قطعی ہین رجعی نہین ہین۔

(باب مسائل متفرقہ)

فی تاریخ الخلفاء للسیوطی عن ابن مبارک قال لما افضت الخلافۃ الی الرشید وقعت فی نفسہ جاریۃ من جواری المہدی فراودہا علی نفسہا فقالت لا اصلح لک ان اباک قد طاف بی فشغف بہا فارسل الی ابی یوسف فسئلہ اعندک فی ہذا شی فقال یا امیر المومنین او کلما وقعت امۃ شیئا ینبغی ان تصدقہا	تاریخ الخلفاء سیوطی مین ابن مبارک سے مذکور ہے کہ ہارون رشید اپنے خلافت کے زمانے مین اپنے باپ خلیفہ مہدی کی لونڈیون مین سے ایک لونڈی پر فریفتہ ہوگیا اور اوس سے مقاربت چاہی کہ کیونکہ اس نے کہا مین آپکے باپ کی تصرف مین آچکی ہون اسلیے آپکے لائق نہین ہون لیکن ہارون رشید کو عشق نے بہت ستایا تو اوسنے امام ابو یوسف سے دریافت کرایا کہ آیا اس معاملے مین آپکے پاس کوئی تدبیر ہے

[illegible] ابی رواہ ابو داؤد

قال ابن المبارک فانہا لیست بما مونۃ

فلم ادر ممن اعجب من ھذا الذی قد وضع یدہ فی دماء المسلمین و اموالہم یتحرج عن حرمۃ ابیہ او من ھذہ الامۃ التی رغبت بنفسہا عن امیر المومنین او من ھذا فقیہ الارض و قاضیہا قال اھتک حرمۃ ابیک و اقض شھوتک و صیرہ فی رقبتی۔

و فیہ عن عبد اللہ بن یوسف قال قال الرشید لابی یوسف انی اشتریت جاریۃ و ارید ان اطاءھا الآن قبل الاستبراء فھل عندک حیلۃ قال نعم تھبہا لبعض ولدک ثم تتزوجہا۔

قال ابن خلکان فی تاریخہ

امام ابو یوسف نے جواب دیا کہ اسے امیر المومنین کیا اگر کوئی لونڈی کسی قسم کا دعوی پیش کرے تو لازم ہے کہ آپ اوسکی تصدیق ہی کریں۔ وہ کنیز مامونہ نہیں ہے (جس سے جھوٹ یا کوئی خطا صادر نہو) ابن مبارک کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ اس واقعے کے متعلق کس شخص سے تعجب کروں۔ اوس شخص سے جسنے اپنا ہاتھ مسلمانوں کے خون اور مال میں ڈالا اور اپنے باپ کی ہتک حرمت پر آمادہ ہوا یا اوس لونڈی سے جس نے امیر المومنین کی خواہش سے روگردانی کی یا اوس فقیہ روزگار اور قاضی ملک سے جسنے بلا تکلف خلیفہ کو یہ فتوی دیدیا کہ آپ اپنے باپ کی ہتک حرمت فرمائیے اپنی شہوت پوری کیجئے اور اس کا وبال میری گردن پر لادیئے۔

اور نیز امام سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں عبد اللہ ابن یوسف سے ذکر کیا ہے کہ ہارون رشید نے

کان سبب اتصال ابی یوسف
بالرشید انه کان قدم بغداد
بعد موت ابی حنیفة رضی الله
عنه فحنث بعض القواد فی یمین
فطلب فقیها یستفتیه فجیٔ له بابی
یوسف فافتاه انه لم یحنث فوهب
له دنانیر و اخذ له دارا بالقرب
منه و دخل ذالک القائد
یوما علی الرشید فوجده مغموما
فسأله عن سبب غمه فقال شیٔ من
امر الدین قد احزننی فاطلب لی
فقیها استفتیه فجاءه بابی یوسف
قال ابو یوسف فلما دخلت الی ممر
بین الدور رأیت فتی حسنا علیه اثر
الملک وهو فی حجرة محبوس فاومأ الی

امام ابو یوسف سے عرض کیا کہ مینے ایک لونڈی
خریدی ہے اور چاہتا ہون کہ اسیوقت قبل از استبراء
کے اوس سے ہم بستر ہون تمہارے پاس اسکے لیے کوئی
حیلہ شرعی ہے امام صاحب نے فرمایا کہ ہان اوس
لونڈی کو اپنے کسی بیٹے کے نام ہبہ کر دیجیے بعد ازان
اوس سے نکاح کر لیجیے۔

علامہ ابن خلکان اپنی تاریخ مین لکھتے ہین کہ ہارون
رشید تک امام ابو یوسف کی رسائی کا سبب یہ ہوا
کہ جب بعد وفات امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ قاضی
ابو یوسف بغداد مین وارد ہوے تو اوسوقت کسی سپہ سالار
کو قسم توڑ ڈالنے کے متعلق مسئلہ دریافت کرنے کی ضرورت
تھی اسلیے اوسنے فقیہ کو تلاش کیا اتفاقاً اوسکے
پاس امام ابو یوسف لائے گئے اور اونہون نے یہ فتوی
دیا کہ تیری قسم توڑنے کا کوئی مواخذہ نہین ہے پس سپہ سالار
نے خوش ہو کر اونکو بہت سے دینار عنایت کیے اور اونکے

باصبعه مستغيثا فلم افهم منه
ارادته ١٥ دخلت على الرشيد
فلما مثلت بين يديه سلمت
ووقفت فقال لي ما اسمك فقلت
يعقوب اصلح الله امير المومنين
قال ما تقول في امام شاهد
رجلا يزني هل يحده قلت لا
فحين قلتها سجد الرشيد فوقع
لي انه قد رأى بعض اهله على
ذلك وان الذي اشار الي
بالاستغاثة هو الزاني ثم
قال الرشيد من اين قلت
هذا قلت لان النبي صلى الله عليه
وسلم قال ادرؤا الحدود بالشبهات
وهذه شبهة يسقط الحد معها

رہنے کے لیے اپنے قریب ایک گھر دے دیا اس اثنا میں ایک
دن وہ سپہ سالار ہارون رشید کے دربار میں حاضر ہوا
تو اوسکو مغموم پایا اور غم کا سبب پوچھا ہارون رشید نے
کہا ایک دینی معاملے نے مجھکو رنج میں ڈال رکھا ہے
کسی فقیہ کو تلاش کرو کہ اوس سے استفتا کروں سپہ سالار
ابو یوسف کو لے آیا۔ ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہیں کہ جب میں ایوان خلافت میں داخل ہوا
اور مکانات سے گزرنے لگا تو ایک حجرے میں ایک
جوان حسین کو محبوس دیکھا جسکے چہرے سے آثار شاہی نمودار
تھے اوس جوان نے مستغیثانہ اپنی انگلی سے میری طرف
کچھ اشارہ کیا جسکو میں بالکل نہ سمجھا۔ پھر میں خلیفہ کے
حضور میں حاضر ہوا اور سلام کر کے کھڑا ہو گیا ہارون رشید
نے میرا نام دریافت کیا میں نے عرض کیا کہ خدا امیر المومنین
کو سلامت رکھے میرا نام یعقوب ہے خلیفہ نے کہا تم کیا
فتوی دیتے ہو آیا ایسے شخص پر حد جاری کی جائے

فقال وای شبهة مع
المعائنة قلت ليست
المعائنة لذلك توجب
اكثر من العلم بما جرى
والحدود لا تكون بالعلم
وليس لاحد اخذ حقه
بعلمه فسجد مرة اخرى
وامر لى بمال جزيل
وان الزم الدار فما خرجت
حتى جاءتنى هدية
الفتى وهدية امه
وجماعته وصار
ذالك اصلا للنعمة

جسکو خود امام وقت نے زنا کرتے ہوے دیکھا۔ مینے
کہا نہیں یہ سنتے ہی ہارون رشید سجدہ مین گر پڑا پس
مین سمجھ گیا کہ بیشک سنے اپنے اہل مین سے کسی کو زنا کرتے
ہوے دیکھا اور ہو نہ ہو وہ وہی جوان محبوس ہے
جسنے میری طرف مستغیثانہ اشارہ کیا تھا مین یہی سوچ
رہا تھا کہ ہارون رشید نے بار دگر مجھسے پوچھا کہ تم نے
کس بنا پر یہ فتوی دیا مینے عرض کیا اس بنا پر کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پھیر دو حدود کو جب
شبہات واقع ہون اور یہ ایک شبہہ ہے جس سے
حد ساقط ہوتی ہے۔ ہارون رشید نے کہا معائنے مین
شبہے کی کیا گنجایش۔ مینے عرض کیا کہ محض معائنے سے
اسکے سوا اور کچھ لازم نہین آتا کہ ایک واقعے کا علم ہو
اور حدود کا اجرا محض علم پر نہین ہوتا۔ چنانچہ یہ نہین
ہوسکتا کہ کوئی شخص اپنا حق محض اپنے علم کی بنیاد
پر لے سکے یہ سنکر ہارون رشید نے دوبارہ سجدہ کیا اور

مجھکو مال کثیر عطا فرمایا۔ نیز حکم دیا کہ مین مستقل طور پر اپنے گھر مین آباد ہون۔ ہنوز زمین در دولت سے نکل رہا تھا کہ اوس جوان محبوس کا ہدیہ میرے پاس پہونچا اور اوسکی ماں وغیرہ کیطرف سے بھی ہدیے آئے چنانچہ یہی امور میرے لیے حصول ثروت و نعمت کے باعث ہوے۔

کتاب المیراث

اخرج ابو داود السجستانی عن ابی الطفیل قال جاءت فاطمة الی ابی بکر تطلب میراثها من النبی صلعم فقال ابو بکر سمعت رسول الله صلعم یقول ان الله اذا اطعم نبیا طعمة فهی للذی یقوم من بعده - و اخرج الترمذی عن ابی هریرة و احمد عن ابی سلمة قال جاءت فاطمة الی ابی بکر فقالت من

ابو داود سجستانی نے ابو الطفیل سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ اپنی اوس میراث کی طلب مین جو اون کو رسول اللہ سے پہونچی تھی حضرت ابو بکر کے پاس آئین پس حضرت ابو بکر نے کہا کہ مینے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوے سنا ہے کہ خداوند عالم کسی نبی کو جو وجہ معاش عطا فرماتا ہے وہ اوس شخص کا حق ہے جو اوس نبی کا جانشین ہو۔ اور ترمذی نے ابو ہریرہ سے اور احمد بن حنبل نے ابو سلمہ سے روایت کی ہے کہ حضرت فاطمہ زہرا حضرت ابو بکر کے پاس آئین اور کہنے لگین کہ تمہارا وارث کون ہوگا

بعدک فمال اهلی و ولدی
قالت فمالی لا ارث ابی فقال
ابو بکر سمعت رسول الله صلعم
یقول لا نورث - ولکن اعول
من کان رسول الله صلعم یعوله
وانفق علی من کان رسول الله
صلعم ینفق علیه -

وفی کنز العمال عن ابی جعفر قال
جاءت فاطمة الی ابی بکر تطلب
میراثها وجاء عباس بن عبد المطلب
یطلب میراثه وجاء معهما علی
فقال ابو بکر قال رسول الله لا
نورث ما ترکناه صدقة فقال علی
وورث سلیمان داود وقال
زکریا یرثنی ویرث من آل یعقوب

اونھوں نے کہا کہ میرے اہل و اولاد حضرت فاطمہ نے
کہا کہ پھر میں کیوں اپنے باپ کی وراثت سے محروم کیجاتی
ہوں حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ کو یہ کہتے
ہوئے سنا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہے۔ لیکن جس طرح رسول اللہ
اپنے عیال کی پرورش کرتے تھے اوسی طرح میں بھی اونکی
پرورش کرونگا اور جسکو رسول اللہ نفقہ دیتے تھے اوسکو
میں بھی نفقہ دونگا۔

اور کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال میں امام محمد باقرؑ
سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ اور حضرت عباس بن عبد المطلب
اپنی اپنی میراث کی طلب میں حضرت ابوبکر کے پاس آئے حضرت
فاطمہ کے ساتھ حضرت علی بھی تھے پس حضرت ابوبکر نے کہا کہ رسول
اللہ نے فرمایا ہے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں جو کچھ ہم چھوڑیں
وہ صدقہ ہے حضرت علی نے قرآن کی یہ آیتیں پڑھیں
وورث سلیمان داود وقال زکریا یرثنی
ویرثنی من آل یعقوب یعنی حضرت سلیمان

قال ابو بکر هو هکذا انت
و الله تعلم مثل ما اعلم
فقال علی هذا کتاب الله ینطق
فسکتوا و انصرفوا (اخرجه ابن سعد)

وارث ہو حضرت داؤد کے اور حضرت زکریا نے دعا کی کہ
خداوندا مجھکو ایک فرزند عطا فرما جو میرا اور آل یعقوب کا
وارث ہو" حضرت ابوبکر بولے کہ ہان یہ صحیح ہے اور بخدا میری
اور تمہاری واقفیت یکسان ہے۔ حضرت علی نے کہا کہ مین
خدا کا کلام پیش کرتا ہون جو حق کے ساتھ ناطق ہے
یہ کہکر گفتگو ترک کی اور چلے گئے (روایت کیا اس
حدیث کو ابن سعد نے)

و اخرج البخاری فی صحیحه عن ابن شهاب
قال اخبرنی عروة بن الزبیر ان
عائشة ام المومنین رضی الله
عنها اخبرته ان فاطمة علیها
السلام ابنة رسول الله صلعم
سألت ابی بکر الصدیق بعد وفات
رسول الله صلعم ان یقسم لها میراثها
ما ترک رسول الله صلعم مما افاء الله

اور صحیح بخاری مین حضرت عائشہ ام المومنین
سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت رسول خدا نے
حضرت ابوبکر سے اپنی اوس میراث کا سوال
کیا جو رسول اللہ کا ترکہ تھا اور جسے خدا نے
آنحضرت کو بغیر چڑھائی اور لڑائی کے عطا
فرمایا تھا۔ پس حضرت ابوبکر بولے کہ رسول اللہ
نے فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہین جو کچھ
ہم چھوڑین وہ صدقہ ہے یہ سنکر حضرت

علیہ فقال ابو بکران رسول اللہ صلعم قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ فغضبت فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم فھجرت ابابکر فلم تزل مھاجرتہ حتی توفیت (وفی روایۃ) فلما توفیت دفنھا زوجھا علی لیلا ولم یؤذن بھا ابابکر۔

فاطمہ غضبناک ہوئین اور حضرت ابوبکر سے صاحب سلامت مطلقاً ترک کر دی اور تا زیست ترک رکھی۔ (اور صحیح بخاری ہی کی دوسری حدیث مین یہ الفاظ بھی ہین کہ) جب حضرت سیدہ نے وفات پائی تو حضرت علی نے شب کے وقت اونھین دفن کیا اور حضرت ابوبکر کو شرکت کے لیے اطلاع و اجازت نہ دی۔

کتاب الاشربہ

قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کتاب مالابد منہ مین لکھتے ہین کہ شراب انگوری از آب خام انگور کہ مسکر شود و کف آرد نجس است بنجاست غلیظ و حرام است قطعی منکر آن کافر است و شرابے کہ از خرماے تر سازند یا از کشمش کہ مسکر شود و کف آرد و طلاکہ آب انگور بپزند چون کمتر از دو ثلث خشک شود

بگذارند تا مسکر شود و کف آرد این ہر سہ قسم
نجس است بنجاست خفیفہ وہمچنین دیگر اشربہ
از تمر یا زبیب بعد پختن یا از عسل یا انجیر یا گندم
یا جو یا جوار وغیر آن انچہ مسکر باشد وہمچنین مثلث
عنبی کہ آب انگور بعد پختن یک ثلث باقی ماندہ باشد
این مسکرات نزد امام محمد حرام است اگرچہ یک قطرہ
ازان خورد و نجس است بنجاست خفیفہ ۔ رسول فرمود
صلعم ہرچہ کثیر آن سکر آرد قطرہ ازان حرام است وہرچہ
مسکر است خمر است یعنی ہمچو خمر است در حرمت و نجاست
و نزد امام ابی حنیفہ سوای چہار شراب سابقہ از
اشربہ لاحقہ انچہ بقصد لہو خورد حرام است واگر بقصد
قوت خورد جائز باشد لیکن این قول امام متروک است
و فتوی بر قول محمد رحمۃ اللہ علیہ است ۔

وفی شرح الہدایہ والنبیذ المختلف فیہ ان یکون حلوا رقیقا یسیل	اور شرح ہدایہ میں ہے کہ حکم نبیذ مختلف فیہ ہے اگر شیرین اور ایسی رقیق ہو کہ پانی کی طرح

على الاعضاء كالماء وما
يشتد منه صار حراما
لايجوز التوضوء به وان غيرته
النار فما دام حلوا فهو على
الخلاف وان اشتد فعند
ابي حنيفة يجوز التوضي به لانه
يحل شربه عنده وعند محمد
لايتوضا به لحرمة شربه عنده

واخرج النسائي عن سعيد
بن المسيب يقول تلقت ثقيف
عمر بشراب فدعا به فلما
قربه الى فيه كرهه فدعا به
فكسره بالماء فقال هكذا فافعلوا —

اعضا پر جاری ہو سکے ۔ اور اگر تند و تیز ہو گئی ہو
تو حرام ہو جاتی ہے اوس سے وضو کرنا درست
نہین ہے ۔ اور اگر نبیذ آگ پر پکانے سے متغیر
ہو گئی ہو تو جب تک اوس مین شیرینی باقی رہے
مختلف فیہ ہے ۔ اور اگر تیز و تند ہو گئی ہو تو
امام اعظم صاحب کے نزدیک اوس سے وضو
کرنا جائز ہے کیونکہ اونکے نزدیک اوسکا پینا
حلال ہے ۔ لیکن امام محمد کے نزدیک اوس سے
وضو نہین کر سکتے اسلیے کہ وہ اونکے نزدیک حرام ہے
اور نسائی نے سعید بن المسیب سے روایت کی ہے
کہ ثقیف کے لوگون نے حضرت عمر کے حضور مین
شراب پیش کی اونہون نے لیا لیکن جب منہ کے
قریب لیگئے تو کراہت معلوم ہوئی پس پانی منگا کر
اوسکی تیزی توڑی اور فرمایا کہ ایسا ہی کیا کرو۔

اخرج مالک فی الموطا عن عبد اللہ بن دینار انہ قال رأیت عبد اللہ بن عمر یبول قائما۔
قال الزرقانی فی شرح الموطا لان مذھبہ جوازہ بلا کراھۃ وبہ قال ابوہ وزید بن ثابت وابن المسیب وابن سیرین والنخعی واحمد۔

مالک نے موطا میں عبد اللہ بن دینار سے روایت کیا ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عمر کو دیکھا کہ وہ کھڑے کھڑے پیشاب کرتے تھے
علامہ زرقانی شرح موطا میں بعد ذکر اس حدیث کے لکھتے ہیں کہ عبد اللہ بن عمر کا مذہب یہ تھا کہ کھڑے کھڑے پیشاب کرنا بلا کراہت جائز ہے اور نیز حضرت عمر اور زید بن ثابت اور ابن المسیب اور ابن سیرین اور نخعی اور امام احمد کا فتوی بھی اسی پر ہے